

حافظ عمران ایوب لاہوری

احکام شائع

ماہ رمضان کے فضائل و مسائل

سال کے تمام مہینوں میں ماہ رمضان کو جو فضیلت و برتری اور تفوق و امتیاز حاصل ہے وہ کسی دوسرے مہینے کو نہیں۔ یہ مہینہ نزولِ سعادت کی یاد گار ہے۔ صبر و تحمل اور ایثارِ نفس کا معلم ہے۔ اس میں جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ جہنم کے تمام دروازے بند کر دیے جاتے اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ مغفرت و رحمت کی برسات ہوتی ہے، عصیاں کاروں کو راہِ نجات ملتی ہے۔ فسق و فجور میں کمی اور اعمالِ صالحہ میں کثرت ہوتی ہے۔ تلاوتِ قرآن، ذکر واذکار اور شب و روز مجالسِ تبلیغ ہوتی ہیں۔ اہل ثروت و دولت حضراتِ رضا الہی کے لیے فرضِ زکوٰۃ کی ادائیگی اور انفاق فی سبیل اللہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ لوگ قیام اللیل یعنی نماز تراویح میں شرکت کرتے ہیں۔ بارگاہِ الہی میں سر بسجود ہو کر دعا و مناجات کرتے ہیں، توبہ و استغفار کرتے ہیں اور اپنی بد کرداریوں اور سیاہ کاریوں کو معاف کر کے جنتِ نعیم کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

لیکن ماہ رمضان کے اس روح پرور موسم میں بھی کچھ بد نصیب شریک ہوتے ہیں جن کے شیطانی اعمال اور افعالِ خبیثہ میں رائی برابر بھی تبدیلی نہیں آتی۔ انوار و تجلیات کے اس مہینے میں بھی فسق و فجور کی تاریکی میں مستغرق اور بھی خواہشات کی تکمیل میں منہمک نظر آتے ہیں۔ رمضان کے دوران شربِ خمر اور زنا و بد کاری جیسے حرام افعال سرانجام دیتے ہیں۔ ایسے لوگ عبادتِ الہی سے یوں تہی دامن ہو چکے ہیں کہ انہیں اگر ایک لمحہ بھی انابت و رجوع الی اللہ میں گزارنے کے لیے کہا جائے تو انہیں ایسا محسوس ہوتا ہے گویا کسی سخت عذاب میں گرفتار کر دیے گئے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر رمضان جیسے بابرکت مہینے میں بھی رحمتیں نہیں بلکہ لعنتیں برستی ہیں۔ ان کے لیے برکت و جنت کے نہیں بلکہ غضب و عذاب کے

دروازے سدا کھلے رہتے ہیں۔

یہ تو ان لوگوں کا حال تھا جو رمضان میں روزوں کے حکم کو کلی طور پر پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ اور جو روزہ ادا ہوتے ہیں ان میں سے بھی شاید ہی کچھ لوگ مراد کو پہنچتے ہوں، مگر نہ اکثر تو دورانِ روزہ بھی ماہِ رمضان کی قدروں کو پامال کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کھانے پینے سے روزہ کھا ہے لیکن غیبت جیسی لعنت کے ذریعے اپنے مردہ بھائیوں کا خون اور گوشت کھایا جا رہا ہے۔ روزہ کھا ہے لیکن جھوٹ، فریب، گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جا رہی۔ دورانِ روزہ فلمیں، ڈرامے اور بے ہودہ فحش قسم کے پروگرام دیکھ کر ٹائم پاس کیا جا رہا ہے۔ سگریٹ نوشی اور نسوار کے ذریعے روزہ پکا کیا جا رہا ہے۔ خواتین روزے کی حالت میں بے حجاب، میک اپ کر کے، خوشبو لگا کر سڑکوں، بازاروں اور شاپنگ سنٹروں میں غیر محرموں کے ساتھ برسرِ عام شعائرِ اسلام کا مذاق اڑاتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

ایسے روزے کا کوئی فائدہ نہیں جو ہمیں پرہیز گاری کا سبق نہ دے؛ جو ہمارے اندر تقویٰ و طہارت پیدا نہ کرے؛ جو ہمیں صبر و پرہیز اور تکالیف و مصائب میں تحمل و برداشت کا عادی نہ بنائے؛ جو ہمارے اندر نیکیوں کا جوش اور گناہوں سے بچنے کی قوت و صلاحیت پیدا نہ کرے اور جو ہماری بکھی خواہشات کو کچلنے میں مدد و معاون ثابت نہ ہو۔ بلکہ ایسا روزہ محض بھوک پیاس کا عذاب ہی ہے، اس کے سوا اس کا کچھ فائدہ نہیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا بھی ارشاد ہے کہ ”کتنے ہی روزہ ادا ہیں جنہیں ان کے روزے سے بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا۔“

فرضیتِ صیام کی اصل حکمت انسانوں کو صبر و پرہیز کی مشق کرانا ہے جیسا کہ روزوں کے حکم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے خود جامع مانع انداز میں فرمادیا کہ { لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ } یعنی روزوں کی فرضیت کا مقصد یہ ہے کہ تم تقویٰ و پرہیز اور صبر و تحمل کے خوگر بن جاؤ کیونکہ یہی پرہیز تمہاری نجات کا باعث ہے۔ ڈاکٹر حضرات کا یہ قول کہ ”پرہیز علاج سے بہتر ہے“ ہم سب نے سنا ہے اور جو پرہیز ڈاکٹر بتلاتے ہیں، ہماری ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ اس سے احتراز کریں۔ اور اگر کوئی پرہیز نہ کرے اور پھر بیمار ہو جائے تو اسے نہ صرف بد مزہ کڑوی ادویات اپنے حلق سے نیچے اُتارنی پڑتی ہیں بلکہ بعض اوقات تو علاج کی غرض سے اس کے

اعضائے بدن کو چیرا پھاڑا تک جاتا ہے۔

بعینہ رمضان بھی ہمیں پرہیز سکھانے آیا ہے۔ جیسے ہم اللہ تعالیٰ کے منع کرنے پر حلال و پاک اشیاء سے دن بھر قطع تعلق و بیزار رہتے ہیں، اسی طرح اس کے منع کردہ تمام برے اعمال و سینئات سے اجتناب کریں۔ لیکن اگر ہم اس پرہیز کی پالیسی کو نہیں اپنائیں گے تو جنت میں داخلے کے لیے علاج کروانا پڑے گا اور تصور کیجیے، کیا وہ علاج کوئی برداشت کر پائے گا؟ کہ نرم و نازک انسان کو اپنی بد پرہیزی کا انجام بھگتنے کے لیے اُس آگ میں ڈبو دیا جائے گا جو درجہ حرارت میں دنیاوی آگ سے ستر گنا زیادہ سخت ہے۔ کھانے کے لیے گندا خون، زخموں سے نکلنے والی پیپ، کانٹے دار جھاڑیاں اور پینے کو اُبلتا کھولتا ہوا پانی پیش کیا جائے گا۔ علاج کے بطور سب سے ہلکی سزا یہ ہوگی کہ انسان کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن کی حرارت اس قدر شدید ہوگی کہ ان کی وجہ سے اس شخص کا دماغ یوں جوش مارے گا جیسے ہنڈیا چولہے پر جوش مارتی ہے۔ یہ وہ علاج ہے جس کے بعد دنیا میں بد پرہیزی کرنے والا انسان جنت میں داخل ہو سکے گا بشرطیکہ مشرک نہ ہو۔ اب خود ہی سوچئے کہ پرہیز بہتر ہے یا علاج!!

روزے کی فرضیت و مشروعیت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے، تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔“ (البقرہ: ۱۸۳)

اگلی آیت میں ہے کہ ”جو شخص اس مہینے میں موجود ہو وہ اس کے روزے رکھے۔“

حدیث ہے کہ ”جب تم سے (بلال رضی اللہ عنہ) کھلو تو روزے رکھو۔“ (بخاری: ۱۹۰۰)

ایک اور حدیث میں ہے کہ روزہ ارکانِ اسلام میں سے ایک ہے۔ (بخاری: ۸)

فضائل روزہ رمضان

● جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں۔ قیامت کے دن اس دروازے سے جنت میں صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ ان کے سوا اور کوئی اس میں سے داخل نہیں ہوگا۔ (بخاری: ۱۸۹۶)

- ◎ جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے، اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری؛ ۱۹۰۱)
- ◎ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ (بخاری؛ ۱۸۹۸)
- ایک روایت میں ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ (بخاری؛ ۱۸۹۹)
- ◎ روزہ دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی: (ایک توجہ) وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسرے) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب حاصل کر کے خوش ہو گا۔ (بخاری؛ ۱۹۰۴)
- ◎ روزہ قیامت کے دن مومن بندے کی سفارش کرے گا۔ (صحیح الترغیب؛ ۹۸۴)
- ◎ رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہو جاتا ہے۔ (مسلم؛ ۱۲۵۶)
- ◎ روزہ دار کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (ترمذی؛ ۳۵۹۸)
- ◎ افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔ (ابن ماجہ؛ ۱۶۴۳)

روزہ کے فوائد

حدیث نبوی ہے کہ ”روزہ کھو سحت مند ہو جاؤ گے“ (الترغیب والترہیب؛ ۸۳/۲) عصر حاضر کی جدید سائنسی تحقیق یہ کہتی ہے کہ جسم انسانی پر سال بھر میں لازماً کچھ وقت ایسا آنا چاہیے جس میں اس کا معدہ کچھ دیر فارغ رہے، کیونکہ مسلسل کھاتے رہنے سے معدے میں مختلف قسم کی رطوبتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو آہستہ آہستہ زہر کی صورت اختیار کر لیتی ہیں لیکن روزے سے یہ رطوبتیں اور ان سے پیدا ہونے والے کئی مہلک امراض ختم ہو جاتے ہیں اور نظام انہضام پہلے سے قوی تر ہو جاتا ہے۔ روزہ شوگر، دل اور معدے کے مریضوں کے لیے نہایت مفید ہے اور مشہور ماہر نفسیات سگمنڈ ٹرائیڈ کا کہنا ہے کہ روزے سے دماغی اور نفسیاتی امراض کا کلی خاتمہ ہو جاتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے: سنت نبوی اور جدید سائنس؛ ۱۶۲/۱

چاند دیکھنے کے مسائل

① ماہ رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چاہیے اور (عید کا) چاند دیکھ کر روزہ چھوڑنا چاہیے۔ (بخاری؛ ۱۹۰۶)

② رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:
”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ أَهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضَى رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ“ (ترمذی؛ ۳۴۵۱)

③ ہلالِ رمضان کے متعلق ایک دیانتدار مسلمان کی گواہی کافی ہے۔ (ابوداؤد؛ ۲۳۴۲)

④ چاند نظر نہ آسکے تو ماہ شعبان مکمل ہونے پر روزے رکھنے چاہئیں۔ (بخاری؛ ۱۹۰۹)

⑤ مشکو ک دن میں روزہ کھنا ممنوع ہے۔ (ابوداؤد؛ ۱۳۳۴)

مشکو ک دن سے مراد ماہ شعبان کا تیسواں روز ہے یعنی جب اس رات ابر آلودگی کے باعث چاند نظر نہ آئے اور یہ شک ہو جائے کہ آیا رمضان ہے یا نہیں؟

⑥ جب ایک علاقے والے چاند دیکھ لیں تو اس کے گرد و نواح میں رہائش پذیر لوگوں پر بھی روزے فرض ہو جائیں گے۔ البتہ دوسرے مطلع والوں کی رویت مختلف بھی ہو سکتی ہے۔

⑦ اگر رمضان کے تیس دنوں تک شوال کا چاند نظر نہ آئے تو تیس روزے رکھ لینے چاہئیں۔ (بخاری؛ ۱۹۰۶)

آدابِ روزہ

① روزہ رکھنے والے پر فجر سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔ (ابوداؤد؛ ۲۴۵۴)

② نفلی روزے کے لیے زوال سے پہلے بھی نیت کی جاسکتی ہے۔ (مسلم؛ ۱۱۵۴)

③ ہر روزے کے لیے الگ نیت کرنا ضروری ہے۔ اور نیت محض دل کے ارادے کا نام ہے، الفاظ کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

④ سحری کھانے میں برکت ہے اور اس میں اہل کتاب کی مخالفت ہے۔

(بخاری؛ ۱۹۲۳ و مسلم؛ ۱۰۹۶)

⑤ صبحِ سحری کے لیے بیدار ہو جانے کے بعد صبح صادق کے خوب نمایاں ہو جانے تک سحری کا

وقت ہے۔ (البقرۃ: ۱۸۷)

◉ مومن کی بہترین سحری کھجور ہے۔ (ابوداؤد: ۲۳۴۵)

◉ تاخیر سے سحری کھانا اور افطاری کا وقت ہو جانے کے بعد جلد افطاری کرنا

مستحب ہے۔ (سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ: ۳۷۶/۴)

◉ جب سورج غروب ہو جائے تو افطاری کر لینی چاہیے، اس کے لیے اذان کا انتظار نہیں

کرتے رہنا چاہیے۔ (بخاری: ۱۹۵۴)

◉ اگر کوئی لاعلمی کے باعث وقت سے پہلے روزہ افطار کر لے تو اس پر نہ قضا ہے اور نہ کفارہ

کیونکہ بھول چوک کو عاف کیا گیا ہے۔

◉ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ نماز مغرب سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے، اگر

تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوڑوں سے روزہ کھولتے۔ اگر چھوڑے بھی نہ ہوتے تو پانی

کے چند گھونٹ پی لیتے۔ (ابوداؤد: ۲۳۵۶)

◉ ”نبی کریم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

«ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِن شَاءَ اللَّهُ» (ابوداؤد: ۲۳۵۷)

◉ روزہ دار کو چاہیے کہ وہ کثرت کے ساتھ اطاعت و فرمانبرداری کے کام سرانجام دے اور

ہر قسم کے ممنوع کام سے پرہیز کرے۔ اور اس پر واجب ہے کہ وہ فرائض کی پابندی

کرے اور حرام کاموں سے دور رہے۔ پانچوں نمازیں وقت پر باجماعت ادا کرے اور

جھوٹ، غیبت، دھوکہ، سودی معاملات اور ہر حرام قول و فعل چھوڑ دے۔ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا ہے کہ

”جس نے جھوٹی بات اور اس پر عمل اور جہالت کے کاموں کو نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس

کے کھانا اور پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔“

روزہ دار کے لیے مباح امور

◉ مبالغے کے بغیر کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا۔ (ابوداؤد: ۲۳۸۵)

◉ تیل لگانا اور کنگھی کرنا۔ (بخاری: کتاب الصوم باب غتسال الصائم)

- گرمی کی وجہ سے غسل کرنا۔ (ابو داؤد؛ ۲۳۶۵)
- حالت جنابت میں روزہ کھنا اور بعد میں غسل کرنا۔ (بخاری؛ ۱۹۲۶)
- سینگٹی یا چھپنے لگوانا۔ (بخاری؛ ۱۹۳۸، ۱۹۳۹)
- سرمہ لگانا۔ (ابن ماجہ؛ ۱۶۷۸)
- بیوی کو بوسہ دینا اور لپٹنا، اُس کے لیے جو ضبطِ نفس کی طاقت رکھتا ہو۔ (بخاری؛ ۱۹۲۷)
- مسواک کرنا۔ (ابو داؤد؛ ۲۳۶۴)
- ہنڈیا کا ذائقہ چکھنا۔ (بخاری؛ کتاب الصوم باب اغتسال الصوم)
- اپنا تھوک نکلنا۔ (بخاری؛ کتاب الصوم باب اغتسال الصائم)
- مہندی لگانا اور میک اپ کرنا۔ (مجموع الفتاویٰ لابن باز؛ ۳۴۹/۱)

روزہ دار کے لیے ممنوع افعال

- روزے میں وصال کرنا۔ (بخاری؛ ۱۹۶۱)
- وصال سے مراد یہ ہے کہ آدمی ارادی طور پر دویا اس سے زیادہ دن تک روزہ افطار نہ کرے اور مسلسل روزہ کھے بندرات کو کچھ کھائے اور نہ سحری کے وقت۔
- جھوٹ بولنا، غیبت کرنا اور لڑائی جھگڑا کرنا۔ (بخاری؛ ۱۹۰۳)
- لغو، رفٹ اور جہالت کی باتیں کرنا۔ (بخاری؛ ۱۸۹۴)
- مبالغہ سے ناک میں پانی چڑھانا۔ (ابن ماجہ؛ ۴۰۷)
- جو ضبطِ نفس کی طاقت نہ رکھتا ہو اُس کیلئے بیوی کو بوسہ دینا یا لپٹنا۔ (بخاری؛ ۱۹۲۷)

روزہ توڑنے والی اشیا

- جان بوجھ کر کھانے، پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (مسلم؛ ۱۱۵۱) اگر کوئی بھول کر کھاپی لے تو اس پر نہ کفارہ ہے نہ قضا کیونکہ اس کا روزہ برقرار ہے۔ (بخاری؛ ۱۹۳۳)
- جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (بخاری؛ ۱۹۳۶)
- یاد رہے کہ جماع کی صورت میں قضا کے ساتھ کفارہ بھی فرض ہے یعنی ایک غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا یا ۶۰ مساکین کو کھانا کھلانا۔ (بخاری؛ ۱۹۳۶)

- عمدۃ کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (ابوداؤد؛ ۲۳۸۰)
- حیض یا نفاس شروع ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (بخاری؛ ۱۹۵۱)
- سعودی مجلس افتاء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ روزہ دار کے لیے عضلات اور رگ میں ٹیکے سے علاج کرانا جائز ہے لیکن روزہ دار کے لیے قوت بخش ٹیکے لگوانا جائز نہیں کیونکہ یہ کھانے پینے کے معنی میں شامل ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ اللجنة الدائمة؛ ۱۰/۲۵۲)
- روزے کی حالت میں اگر احتلام ہو جائے یا منی وغیرہ خارج ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- بچے کو دودھ پلانے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔
- شیخ ابن باز نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ ٹیسٹ وغیرہ کے لیے خون دینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (مجموع الفتاویٰ لابن باز؛ ۱۵/۲۷۷)

روزوں کی قضا کا بیان

- جو شخص کسی شرعی عذر کی وجہ سے روزہ چھوڑ دے اس کے لیے قضا یا نضروری ہے۔ (البقرۃ: ۱۸۴)
- مسافر اور مریض وغیرہ کے لیے روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے۔ (ایضاً)
- حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت بھی مسافر کی طرح ہی ہے۔ (ابوداؤد؛ ۲۳۰۸)
- جو شخص ایسی حالت میں فوت ہو کہ اس کے ذمے روزے تھے تو اس کا ولی (یعنی وارث) اس کی طرف سے روزے رکھے۔ (بخاری؛ ۱۹۵۲)
- ورثا کو چاہیے کہ میت کی طرف سے نذر کے روزے رکھیں۔ (مسلم؛ ۱۱۳۸)
- ایسا بوڑھا شخص جو نہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اور نہ قضا دینے کی، اُسے چاہیے کہ وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا کر کفارہ دے (دارقطنی؛ ۲/۲۰۵)
- رمضان کی قضا پے درپے روزوں کے ساتھ اور الگ الگ دونوں طرح درست ہے۔ (بخاری تعلیقاً: کتاب الصوم، باب متى یقضى قضاء رمضان)
- شعبان تک رمضان کی قضا کو مؤخر کرنا جائز ہے۔ (بخاری؛ ۱۹۵۰)

○ اگر کسی نے رمضان میں کسی عذر اور مرض کے بغیر ایک دن کا بھی روزہ نہ رکھا تو ساری عمر کے روزے بھی اس کا بدلہ نہیں ہو سکتے۔

(بخاری تعلیقا: کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان)

○ حائضہ اور نفاس والی عورت روزے نہ رکھے لیکن بعد میں قضا دے۔ (مسلم: ۳۳۵)

○ نقلی روزوں کی قضا دا کرنا ضروری نہیں۔ (ابوداؤد: ۲۴۵۶)

نماز تراویح

○ نماز تراویح فرض نہیں بلکہ مستحب ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجزم حکم تو نہیں دیتے تھے البتہ قیام رمضان کی ترغیب دلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ”جس نے حالت ایمان میں اور اجر و ثواب کی غرض سے قیام رمضان میں شرکت کی اس کے گزشتہ گناہ عاف کر دیے جائیں گے۔“ (ترمذی: ۸۰۸)

○ نماز تراویح مسجد میں باجماعت افضل ہے کیونکہ سنت نبوی سے یہی عمل ثابت ہے۔

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین روز باجماعت نماز تراویح پڑھائی اور پھر اس اندیشے کی وجہ سے ترک کر دیا کہ کہیں تراویح فرض نہ کر دی جائے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب یہ اندیشہ نہ رہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک امام کے پیچھے جمع کر دیا۔ (بخاری: ۱۱۲۹، ۲۰۱۲..... بخاری: ۲۰۱۰)

○ عورتیں مسجد میں حاضر ہو کر باجماعت تراویح میں شرکت کر سکتی ہیں۔ (ترمذی: ۸۰۶)

○ نماز تراویح کا وقت عشا کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے۔ (مسلم: ۷۳۶)

○ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رمضان اور غیر رمضان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم (رات کی نماز) گیارہ کعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (بخاری: ۱۱۳۷)

○ نماز تراویح دو دو کعت پڑھنی چاہیے۔ (مسلم: ۷۳۶)

○ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کلام مذکور ان مصحف یعنی قرآن سے دیکھ کر ان کی امامت کرایا کرتا تھا۔

(بخاری: کتاب الأذان: باب امامة العبد والمولى)

○ تین راتوں سے کم میں قرآن ختم کرنا درست نہیں۔ (ابوداؤد: ۱۳۹۰)

اعتکاف کے مسائل

لعوی اعتبار سے لفظ اعتکاف باب اَعْتَكَفَ يَعْتَكِفُ (افتعال) سے مصدر ہے۔ اس کا معنی ”بندرہنا، رکے رہنا اور کسی چیز کو لازم پکڑ لینا“ مستعمل ہے۔ اور شرعی اعتبار سے ”ایک خاص کیفیت سے کسی شخص کا خود کو مسجد میں روک لینا“ اعتکاف ہے۔

◎ ہر عبادت کے لیے نیت ضروری ہے اور چونکہ اعتکاف بھی عبادت ہے، لہذا اس کے لیے بھی نیت لازمی ہے۔

◎ اعتکاف سنت ہے لیکن اگر کوئی شخص اسے نذر کے ذریعے اپنے اوپر لازم کر لے تو اسے بجالانا واجب ہو گا۔ (فتح الباری؛ ۲/۴۱۷)

◎ ماہ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف زیادہ مؤکد ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مداومت کے لیے ان ایام کو اختیار کیا تھا۔ (بخاری؛ ۲۰۲۶)

◎ اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں جیسا کہ حضرت عمرؓ نے رات کو اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔ معلوم ہوا کہ رات کو اعتکاف درست ہے اور یہ بات دلیل کی محتاج نہیں کہ رات کو روزہ نہیں ہوتا۔

◎ اعتکاف صرف مساجد میں ہی کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ قرآن میں اعتکاف کے لیے صرف مساجد کا ہی ذکر کیا گیا ہے۔ (البقرہ؛ ۱۸)

◎ اعتکاف تمام مساجد میں جائز ہے۔ البتہ بعض علمائے جامع مسجد میں افضل قرار دیا ہے۔ (نیل الاوطار؛ ۲۵۵/۳، فتح الباری؛ ۸۰۶/۴)

◎ خواتین بھی مساجد میں ہی اعتکاف کریں گی کیونکہ ان کے لیے اعتکاف کے متعلق کوئی الگ حکم شریعت میں موجود نہیں بلکہ ازواجِ مطہرات بھی مسجد میں ہی اعتکاف کیا کرتی تھیں۔

◎ بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف بیٹھے۔

(المغنی؛ ۴/۸۵)

◎ ۲۰ رمضان المبارک کی شام کو اعتکاف کرنے والا مسجد میں پہنچ جائے اور اگلے روز صبح فجر کے بعد اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جائے۔ جمہور علماء و ائمہ اربعہ اسی کے قائل ہیں۔

(تحفۃ الاحوذی؛ ۳/۵۸۴، فیض القدر؛ ۵/۹۶، فتح الباری؛ ۴/۳۲۳)

⊙ اعتکاف بیٹھنے والا کسی سخت حاجت کے وقت ہی باہر نکل سکتا ہے۔ (بخاری؛ ۲۰۲۹) امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اعتکاف بیٹھنے والا کسی سخت حاجت کے لیے اپنے گھر جائے تو وہاں صرف اتنی دیر ہی ٹھہرے جتنی دیر اسے وہاں وہ ضروری کام ہے۔ (تفسیر ابن کثیر؛ ۱/۴۵۹)

⊙ اعتکاف کی کم از کم کوئی مدت متعین نہیں۔ امام شوکانی نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔ (السبل الجرار؛ ۲/۱۳۶)

⊙ اعتکاف کی جگہ میں چار پائی اور بستر بھی رکھا جاسکتا ہے۔ (ابن ماجہ؛ ۴/۱۷۷)

⊙ شوہر کی زیارت کے لیے بیوی کا مسجد میں آنا، اس کے سر میں کنگھی کرنا اور اس کا سردھونا درست ہے۔ (بخاری؛ ۲۰۳۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۱)

⊙ اعتکاف کرنے والے کے لیے مسجد میں کھانا جائز ہے۔

⊙ استحاضہ کی بیماری میں مبتلا خواتین کے لیے اعتکاف بیٹھنا درست ہے۔ (بخاری؛ ۲۰۳۷)

⊙ اعتکاف کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا درست ہے۔ (بخاری؛ ۲۰۳۳)

دوران اعتکاف ممنوع افعال

① کبار تکاب تکاب جماع و ہم بستری کرنا

② بغیر ضرورت کے مسجد سے باہر نکلنا

③ مریض کی عیادت، جنازے میں شرکت اور بیوی سے مباشرت

④ عورت کا ایام ماہواری میں اعتکاف

⑤ شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف

اعتکاف باطل کر دینے والے افعال

① دین اسلام سے مرتد ہو جانا

② کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرنا

③ مباشرت و ہم بستری کرنا

④ بغیر ضرورت کے مسجد سے باہر جانا

لیلۃ القدر کی فضیلت و مسائل

① ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

”شب قدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔ اس (میں ہر کام) سر انجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرئیل علیہ السلام) اترتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے۔“ (القدر؛ ۳ تا ۵)

② حدیث نبوی ہے کہ ”بلاشبہ یہ (بابر کت) مہینہ تمہارے پاس آیا ہے (اسے غنیمت سمجھو)۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس رات کی خیر و برکت سے محروم رہا پھر طرح کی خیر و برکت سے محروم رہا اور اس کی خیر و برکت سے صرف وہی محروم رہتا ہے جو (ہر قسم کی خیر سے) محروم ہو۔“ (ابن ماجہ؛ ۱۶۴۴)

③ ایک اور حدیث میں ہے کہ ”جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرتا ہے۔ اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ (بخاری؛ ۲۰۱۴)

④ قدر کی رات کونسی ہے؟ اس میں بے حد اختلاف ہے لیکن راجح اور قوی تر قول یہ ہے کہ شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک ہے جیسا کہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”شب قدر رمضان کے آخری دہاکے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔“ (بخاری؛ ۲۰۱۷)

⑤ شب قدر نامعلوم ہونے کا سبب لڑائی جھگڑا ہے۔ (بخاری؛ ۲۰۲۳)

⑥ فرمان نبویؐ ہے کہ قدر کی رات زمین میں فرشتوں کی تعداد کنکریوں کی تعداد سے بھی

زیادہ ہوتی ہے۔ (سلسلة الاحادیث الصحیحة؛ ۲۲۰۵)

⑦ جسے قدر کی رات نصیب ہو جائے وہ یہ دعا پڑھے

«اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا» یعنی اے اللہ تعالیٰ! تو بہت معاف کرنے

والا ہے، معاف کرنا تجھے پسند ہے۔ پس تو مجھے معاف فرما دے۔ (ترمذی؛ ۵۱۳۳)

شب قدر کی علامات

① شب قدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی۔ وہ ایسے ہوتا ہے جیسے

تھالی۔ (ابوداؤد؛ ۸۷۸۱)

- ② رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون اسے (یعنی شب قدر کو) یاد رکھتا ہے۔ (اس میں) جب چاند نکلتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے بڑے تھال کا کنارہ۔ (مسلم؛ ۱۱۷۰)
- ③ ایک حدیث میں ہے کہ

”شب قدر آسان اور معتدل رات ہے جس میں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی۔ اس صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اس کی سرخی مدہم ہوتی ہے۔“ (مسند بزار؛ ۶۶/۸۶)

صدقہ فطر کے مسائل

- ④ صدقہ فطر سے مراد ماہ رمضان کے اختتام پر نماز عید سے پہلے فطرانہ ادا کرنا ہے۔
- ④ اس صدقے کو رسول اللہ ﷺ نے فرض قرار دیا ہے۔
- ④ صدقہ فطر کا مقصد خود کو دوران روزہ کیے گئے گناہوں سے پاک کرنا ہے۔
- ④ صدقہ فطر صرف مسلمانوں کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔
- ④ صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع ہے اور جدید وزن کے مطابق ایک صاع اڑھائی کلو گرام کے قریب ہوتا ہے۔
- ④ صدقہ فطر میں افضل یہ ہے کہ گندم، چاول، جو، کھجور، منقہ، پنیر یا جو اجناس بھی بطور خوراک زیر استعمال ہوں ان سے صدقہ ادا کیا جائے۔
- ④ کسی عذر کی وجہ سے مذکورہ اجناس کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے۔
- ④ سرپرست کو چاہیے کہ اپنے تمام اہل و عیال اور غلاموں کی طرف سے صدقہ ادا کرے۔
- ④ صدقہ فطر کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ اسے نماز عید سے پہلے ادا کیا جائے۔
- ④ عید سے ایک دو روز قبل بھی صدقہ فطر ادا کیا جاسکتا ہے۔
- ④ جس کے پاس ایک دن و رات کے لیے اپنی خوراک سے زیادہ اناج نہ ہو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔
- ④ صدقہ فطر کے مستحق صرف مساکین ہیں۔

نوٹ: مندرجہ بالا تمام مسائل روزہ کی مزید تفصیل کے لیے راقم کی کتاب
فقہ الحدیث: کتاب الصیام یا 'مسائل روزہ کی کتاب' کا مطالعہ کیجئے